41849-حج کے لیے گیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی فوت ہوگیا تو کیا اسے حاجی شمار کیا جائے گا؟

سوال

ایک شخص نے حج کی نیت کی اور جب وہ حج کے لیے گیا تو اسے موت نے آلیا، اور اس کے پاس جو کچھ تھا اس نے حج کرنے کے لیے فروخت کردیا ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟ کیا اسے حاجی شمار کیا جائے گا؟

پسندیدہ جواب

جب کوئی شخص حج کرنے کا عزم کرلے اور پھر اسے موت آجائے تو یا تو وہ احرام سے قبل فوت ہوا یا پھر احرام کے بعد.

اگر اسے احرام سے قبل ہی موت آگئی تو اللہ تعالی اسے اس کی نیت کے مطابق اجروثواب سے نوازے گا، لیکن اس کی جانب سے فرضی حج کرنا واجب ہوگا.

اور اگر اسے احرام باندھنے کے بعد موت آئی ہو تو اسے حج کا اجروثواب حاصل ہوگا، بلکہ وہ روز قیامت تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا، تو اس بنا پر اس کی جانب سے حج نہیں کیا جائے گا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے حج کے لیے مال جمع کیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اسے موت آگئی ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" یہ شخص جس نے حج کرنے کا عزم کیا اور اپنے پاس جو کچھ تھا اسے حج کرنے کے لیے فروخت کردیا لیکن حج کرنے سے قبل ہی اسے موت آگئی تو ہم اللہ تعالی سے امید رکھتے ہیں کہ اس کے لیے حج کا اجروثواب لکھا جائے گا، کیونکہ اس نے عمل صالح کی نیت کی تھی، اور اس کے لیے اپنی استطاعت کے مطابق اسباب بھی پورے کیے.

اور جو شخص کسی عمل کی نیت کرکے حسب استطاعت اس کے اسباب بھی پورے کرتا ہے تو اس کے لیے اس کا اجروثواب لکھ دیا جاتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور جو کوئی اللہ تعالی کی راہ میں ہجرت کرے وہ زمین میں بہت جگہ اور وسعت پائے گا، اور جو کوئی اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرکے نکلے پھر اسے موت آجائے تو اللہ پر اس کا اجر واقع ہوگیا}.النساء (100).

اور اگر اس شخص نے حج کرنے کے لیے اپنا مال فروخت کردیا تاکہ فرضی حج ادا کرسکے تو اس کی موت کے بعد اس کی جانب سے اس رقم کے ساتھ حج کیا جائے گا جو اس نے تیار کی تھی، یا تو اس کے ولیوں میں کوئی شخص حج کرے یا پھر کوئی اور شخص، ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ:

"ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی تو وہ حج کرنے سے قبل ہی فوت ہوگئی تو کیا میں اس کی جانب سے حج کرسکتی ہوں؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جی ہاں"

اور یہ واقع حجۃ الوداع کے موقع پر پیش آیا" انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (232/21).

اور شیخ رحمہ اللہ تعالی سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

ایک شخص اپنے ملک سے حج کرنے کے لیے آیا اور راستے میں ہوائی جہاز تباہ ہو گیا تو کیا یہ شخص حاجی شمار ہو گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

حج کے لیے جانے والا شخص اگر نکلنے سے قبل فوت ہو جائے تو وہ حاجی نہیں، لیکن اللہ تعالی اس کو اس عمل پر اجر و ثواب سے نوازے گا، لیکن اگر اس نے احرام باندھ لیا تو پھر وہ حاجی ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان عرفات میں وقوف کی حالت میں اونٹنی سے گر کر ہلاک ہونے والے شخص کے متعلق فرمایا تھا :

"اسے پانی اور بیری کے ساتھ غسل دو، اور اسے انہیں دو کپڑوں میں دفن کر دو، اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو، کیونکہ یہ روز قیامت تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کی جانب سے حج قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا، جو کہ اس کی دلیل ہے کہ وہ حاجی تھا" انتہی

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین (252/21).

واللہ اعلم.